نام: شرجیل انور ل ایم ایس آئی ڈی: 32969

سوال نمبر ۲

تعارف:

روزہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے۔ روزہ سے مراد صبح سے لے کر غروبِ آفتاب تک تمام حلال و حرام چیزوں اور عملِ مباشرت سے اجتناب کرنا ہے۔ روزہ ایک بدنی عبادت ہے۔ روزے رمضان کے مہینے میں سال میں ایک مرتبہ آتے ہیں اور ہر عاقل و بالغ مسلمان پر رمضان المبارک کے تمام روزے رکھنا فرض ہے۔ روزہ سے انسان میں تقویٰ، صبر اور اخلاص جیسی خصوصیات پیدا ہوتی ہیں۔ روزہ کی اہمیت قرآن و حدیث سے واضح ہے۔ اس کے علاوہ رمضان کے مہینے میں لیلۃ القدر اور اعتکاف بیٹھنے کا بھی الگ ثواب ہے۔ روزہ کے بے حد روحانی اور معاشرتی فوائد ہیں

روزہ کے معنی و تعریف

روزے کے لغوی معنی "رک جانا"، "ٹھہر جانا" یا "باز رہنا" کے ہیں۔

شرعی اصطلاح میں روزے (صوم) سے مراد صبح سے لے کر غروبِ آفتاب تک اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حلال و

Day: Date:

حرام اور مباشرت کے عمل سے اجتناب کرنا ہے۔
حدیث میں آتا ہے کہ: رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور شوال کا چاند دیکھ کر اسے تمام کرو۔

روزے کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

روزہ ہر مسلمان عاقل و بالغ پر فرض ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

"اے ایمان والو! تم پر روزے اس
طرح فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم
سے پہلے لوگوں پر کیے گئے تھے تاکہ
تم پرہیزگار بنو۔"

(سورۃ البقرہ)

ارشادِ خداوندی ہے کہ:

"اور تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ
(رمضان) پائے تو اسے چاہیے کہ وہ
روزہ رکھے۔"

(سورۃ البقرہ)

روزے کی اہمیت احادیث کی روشنی میں

حدیثِ قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی

Day: ______ Date: ______

جزا دوں گا۔"

(الحدیث)

ترمذی اور ابنِ ماجہ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"جو کوئی رمضان کا فرض روزہ بلا عذر شرعی (سفر اور بیماری) کی وجہ سے چھوڑتا ہے تو وہ ساری عمر روزے رکھ کر بھی اس کی تلافی نہیں کر سکتا۔"

(الترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اور جب کوئی تم میں سے روزہ رکھے تو اسے چاہیے کہ کوئی بیہودہ بات نہ کرے اور نہ غلط رویہ رکھے۔ جب کوئی اس سے لڑے یا گالی بکے تو کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔"

(الحدیث)

روزے کے روحانی اثرات

حصولِ جزا:

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا روزے میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ

Day: ____________ Date: ____________

روزے کی کتنی اہمیت ہے اور روزہ اللہ تعالیٰ اور انسان کے درمیان کا معاملہ ہے۔ اس سے دنیا میں کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ صرف اللہ ہی دینے والا ہے۔

اخلاص کا پیدا ہونا:

روزہ رکھنے سے انسان کے اندر اخلاص پیدا ہوتا ہے کیونکہ روزہ ایک بڑی عبادت ہے اور انسان اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق حلال و حرام چیزوں سے پرہیز کرتا ہے۔ اس میں ریاکاری یا دکھاوے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

تقویٰ کا حصول:

رمضان المبارک میں روزے رکھنے سے انسان پرہیزگار بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو بھی تقویٰ ہی پسند ہے یعنی اس کے حکم کے مطابق حلال و حرام میں صحیح تمیز کرنا اور برائیوں سے اجتناب کرنا اور برائیوں سے اجتناب کرنے سے ہی انسان میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔

صبر کی پیدائش:

روزہ رکھنے سے انسان میں صبر پیدا ہوتا ہے کیونکہ وہ صبح سے لے کر غروبِ آفتاب تک اللہ کے حکم کے مطابق صبر

Scanned with CamScanner

Day: ______ Date: ______

کا مظاہرہ کرتا ہے جس سے اس میں مشکلات کو جھیلنے کے لیے حوصلہ پیدا ہوتا ہے

روزے کے سماجی اثرات

باہمی احساس :

روزہ سے انسان میں بھوک اور پیاس کی اہمیت کا احساس پیدا ہوتا ہے اور وہ غریب اور ضرورت مندوں کی مشکلات کو سمجھ سکتا ہے جس سے وہ ان لوگوں کی مدد کرنے میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتا ہے۔

باہمی اتفاق و اتحاد :

روزہ رکھنے سے باہمی اتفاق و اتحاد کا جذبہ پروان چڑھتا ہے کیونکہ رمضان المبارک تمام امت مسلمہ کے لیے ایک ساتھ ہی آتا ہے جس سے عوامی سطح پر باہمی اتفاق و اتحاد کا پتہ چلتا ہے۔

بہترین قوم کی تشکیل :

رمضان المبارک کے روزے تمام لوگوں میں حوصلہ، صبر، برائی سے اجتناب وغیرہ کی خصوصیات پیدا کرتے ہیں جس سے اُن

Scanned with CamScanner

Day: ______ Date: ______

کی نشوونما بہترین طریقے سے ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں ایک بہترین قوم تشکیل پاتی ہے۔

حاصل کلام:

روزہ اسلام کا ایک اہم رکن ہے اور یہ ایک بدنی عبادت ہے جو بندہ اپنے پروردگار کی خوشی کے لیے کرتا ہے اور اس کی رضا کے مطابق روزے میں حلال چیزوں سے بھی پرہیز کرتا ہے جس سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب بھی۔ روزہ مسلمانوں امتِ محمدی پر ہجرت کے دوسرے سال فرض ہوا اور اس کی جزا کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے یعنی اللہ کے سوا کوئی شخص بھی روزے کا اجر نہیں دے سکتا۔ روزے سے انسان میں صبر برداشت اور حوصلہ مندی جیسی خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔ روزہ کے بے شمار روحانی اور سماجی فوائد ہیں۔

Day: Date:

سوال نمبر ۳

تعارف :

اسلام میں حج ۹ھ کو فرض کیا گیا۔ نبی کریمؐ نے اسی سال ۳۰۰ (300) صحابہ کرامؓ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کو امیرِ حج بنا کر مکہ کی طرف روانہ کیا۔ ان کے بعد حضرت علیؓ کو بھی بھیجا تاکہ وہ سورۃ براءۃ کی پہلی 40 آیات کی روشنی میں احکامات کی وضاحت کریں۔ 10ھ کو حضورؐ نے حج کا اعلان فرمایا تو عرب بھر سے مسلمان آپؐ کے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہو گئے۔ آپؐ نے روانگی سے قبل حج فرمایا اور بعض حج کے مسائل بیان کیے۔ 8 ذی الحجہ کو آپؐ مکے سے منیٰ آئے اور وہاں ظہر اور عصر کی نمازوں کو جمع کر لیا۔ رات وہیں بسر کی 9 ذی الحجہ کو فجر کی نماز پڑھ کے ہی منیٰ سے عرفات چلے گئے۔ دوپہر ڈھلنے پر اونٹنی پر سوار ہو کر میدان میں آئے اور خطبہ دیا۔

خطبہ حجۃ الوداع کی خصوصیات

جان و مال کا تحفظ :

اے لوگو! تمھارا خون، تمھارا مال اور تمھاری عزت قیامت تک کے لئے تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح آج کا یہ دن یہ شہر اور یہ مہینہ تمھارے لیے قابلِ احترام ہے۔ بلاشبہ عنقریب

Day: Date:

تم اپنے رب سے جا ملو گے پھر وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔

اعمال کی جوابدہی :

لوگو! تم نے جلد ہی خدا کے سامنے پیش ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔

امانت داری اور حق پرستی :

جس شخص کے پاس کسی کی کوئی امانت ہو اسے چاہیے کہ اس کی امانت ادا کرے، قرض ادا کیا جائے۔ کسی کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی امانتداری میں خیانت کرے۔ حضور اکرم کا فرمان ہے کہ :

"جس نے خیانت کی، قیامت کے دن
وہ اپنی خیانت کے ساتھ آئے گا۔"

(صحیح البخاری)

کتاب اللہ اور سنت :

اے لوگو! میری بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو۔ میں نے

Day: Date:

حق پہنچا دیا ہے۔ تم میں ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں جسے تم اگر مضبوط سے پکڑے رکھو گے، تو میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب اور میری سنت۔ حضورؐ کا فرمان ہے کہ:

"اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے
پکڑے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو"

(الحدیث)

عورت کے حقوق:

اے لوگو! تمھاری عورتوں پر تمھارا کچھ حق ہے اور عورتوں کا تم پر کچھ حق ہے۔ یہ کہ وہ تمھاری عزت کی حفاظت کریں۔ ان کا حق یہ ہے کہ تم انہیں اچھی طرح کھلاؤ پلاؤ اور پہناؤ۔ عورتوں سے اچھا سلوک کرو اور ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو۔

مساوات کا پیغام:

سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تم سب آدمؑ سے ہو اور آدمؑ مٹی سے بنے تھے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقوٰی کے۔ تم میں سے جتنا کوئی متقی ہے وہ اللہ کے ہاں زیادہ عزت والا ہے۔

فرمان رسولؐ ہے کہ:

"تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں سو

آپس میں سے رکھو اور اللہ تعالیٰ سے
ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

(الحدیث)

جاہلیت اور سود کا خاتمہ:

لوگو! میں جاہلیت کی ہر بات اپنے قدموں تلے پامال کرتا ہوں۔ جو لوگ جاہلیت کے باعث ایک دوسرے کا خون کرتے ہیں میں ان سے دستبردار ہوتا ہوں ہر سودی معاملہ کالعدم ہے۔ تمھیں اپنی اصل لوٹنی لینے کا حق ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو نہ تم پر کوئی ظلم کیا جائے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں فرماتا ہے کہ:

"اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو
بڑھاتا ہے۔"

(سورۃ البقرہ)

اعلان ختم نبوت:

لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور نہ تمھارے بعد کوئی اُمت وجود میں آئے گی۔ میری دعوت کے سوا ہر نبی کی دعوت ختم ہو چکی ہے۔

اسلام کے بنیادی ارکان کی ادائیگی کی تاکید

سنو! اپنے رب کی عبادت کرو، نماز پنجگانہ پڑھو، ماہِ رمضان کے

روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور اپنے
پروردگار کے گھر کا حج کرو اور سربراہوں کی اطاعت کرو
اور اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

تکمیل دین:

قیامِ عرفہ کے درمیان یہ آیت نازل ہوئی۔ :

"آج میں نے تمھارے لیے تمھارا دین
مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام
کر دی اور دین کے طور پر اسلام کو
پسند کر لیا۔"

(القرآن)

خطبہ حجۃ الوداع کی اہمیت

1) یہ خطبہ مسلمانوں کی اخلاقی، معاشرتی، سیاسی اور
دینی رہنمائی کے لیے مکمل لائحہ عمل ہے۔

2) اس خطبے میں امن و آشتی کی تعلیم دی گئی ہے جو
امنِ عالم کی ضامن ہے۔

3) آپؐ نے اس خطبے میں مرد و خواتین دونوں کے مساوی
حقوق کی نشاندہی کی ہے۔

4) خطبہ پاک میں اسلام کے بنیادی ارکان کی ادائیگی پر
زور دیا گیا ہے اور ختمِ نبوت کا اعلان کر دیا گیا۔

Scanned with CamScanner

Day: ______ Date: ______

5) حضور اکرم ﷺ نے اس خطبے میں جاہلیت کے تمام قوانین و رسم و رواج کو ختم کر دیا۔

6) اس خطبے میں مسلمانوں کو کتاب و سنت سے جڑے رہنے کی تلقین کی گئی اور انتشار کا دروازہ بند کر دیا۔

حاصلِ کلام:

اسلام میں جب حج کو فرض کیا گیا تو سب سے پہلے آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا امیر بنا کر بھیجا۔ اس کے ایک سال بعد جب آپ ﷺ نے حج کرنے کا اعلان کیا تو آپ ﷺ کے ساتھ کثیر مسلمانوں کی تعداد نے بھی ارادہ کر لیا۔ 9 ذی الحجہ کے مقام پر آپ ﷺ نے مسلمانوں کو خطبہ حجۃ الوداع دیا جس میں آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب اور سنت، مساوات، سود کے خاتمے، اعلانِ ختمِ نبوت اور اپنا پیغام حق کے ساتھ لوگوں تک پہنچا دیا اور یہ پیغام ایک جامع دستاویز کے طور پر ہمارے پاس موجود ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر ۵

تعارف:

امتِ مسلمہ، جس کا شمار دنیا کی سب سے بڑی قوموں میں ہوتا ہے، اس وقت داخلی لہو انتشار، فرقہ واریت، سیاسی عدم استحکام اور اقتصادی بحران کا شکار ہے۔ مسلمانوں کی عظیم تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب یہ قوم متحد تھی تو اس دنیا کو علم، عدل اور انصاف کے نئے اصول دیے۔ آج کے حالات میں امت مسلمہ کا اتحاد ناگزیر ہے تاکہ موجودہ چیلنجز کا سامنا کیا جاسکے اور ایک بار پھر دنیا میں سربلندی حاصل کی جاسکے۔ مسلم امہ کی حقیقی اسلامی اقدار کی طرف واپسی، تعلیمی نظام میں بہتری اور فرقوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کر کے ہی لائی جا سکتی ہے۔

امت مسلمہ کا تصور اور اتحاد کی ضرورت

امتِ مسلمہ کا تصور اسلام کے اس اصول پر مبنی ہے کہ تمام مسلمان نسل، رنگ، زبان اور جغرافیائی حدود سے بالا تر ہو کر، ایک مشترکہ ملت کا حصہ ہیں۔ یہ تصور قرآن و سنت سے ماخوذ ہے۔ جو مسلمانوں کو بھائی چارے، اتحاد اور اجتماعی خود داری کی تلقین کرتا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

"اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو

Day: Date:

مضبوطی سے پکڑے رکھو اور تفرقے

میں نہ پڑو۔"

(القرآن)

اس تصور کے تحت امت مسلمہ کو ایک جسم کی مانند سمجھا جاتا ہے۔ جہاں ایک حصے کی تکلیف پورے جسم کی بے چینی کا باعث بنتی ہے۔ یہ تصور نہ صرف اخوت اور انصاف پر زور دیتا ہے بلکہ امت کے درمیان فرقہ واریت اور تفرقے کو ختم کر کے اتحاد کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

تجاویز برائے اتحاد

امت مسلمہ کو متحد کرنے کے لیے تجاویز درج ذیل ہیں۔

اسلامی اقدار کی طرف واپسی

امت مسلمہ کو قرآن و سنت پر عمل کرتے ہوئے اپنے اخلاق و کردار کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اسلامی اقدار کو اپنانا نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی سطح پر بھی امت کو مضبوط کرے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔"

(صحیح بخاری)

تعلیمی نظام میں اصلاحات

دینی اور دنیاوی تعلیم کے نصاب پر مبنی نظام متعارف کروایا جائے تاکہ مسلمان جدید دنیا کے چیلنجز کا مقابلہ کر سکیں اور اپنے دین سے بھی وابستہ رہیں۔ ایک مربوط تعلیمی نظام ہی نوجوان نسل کو امت کی ترقی کے لیے تیار کر سکتا ہے۔

اسلامی تنظیموں کو مضبوط بنانا

او آئی سی (OIC) اور دیگر اسلامی تنظیموں کو فعال اور مؤثر بنایا جائے تاکہ امت کے مسائل کو حل کرنے میں یہ اہم کردار ادا کر سکیں۔ یہ تنظیمیں اتحاد اور یکجہتی کے لیے فروغ کے لیے اہم پلیٹ فارم بن سکتی ہیں۔

فرقہ وارانہ ہم آہنگی

اختلافات کو ختم کرنے کے لیے علماء کو کردار ادا کرنا ہوگا۔ مختلف مکاتب فکر کے علماء کو چاہیے کہ آپس میں مذاکرات کو ترجیح دیں اور اختلافات کو پس پشت رکھ کر امت کے لیے اہم کردار ادا کریں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں"

(الحدیث)

Date:

نوجوان نسل کی تربیت

نوجوانوں کو امت کے اہم مسائل اور ان کے حل سے آگاہ کرنے کے لیے تربیتی پروگرامز کا انعقاد کیا جائے۔ یہ تربیت نوجوانوں کو امت کا حقیقی معمار بنا سکتی ہے اور یہ لوگ امت مسلمہ کے مسائل کو حل کرنے اور ان کو ختم کرنے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

قومی مفادات پر امت کے مفادات کو ترجیح دینا

مسلمان ممالک کو اپنی انفرادی سیاست کی بجائے امت کے اجتماعی مفادات کو ترجیح دینی ہوگی۔ یہی ترجیحات مسلمانوں کو دنیا میں عزت اور مقام دلا سکتی ہیں۔

انصاف پر مبنی قیادت

امت مسلمہ میں عدل و انصاف کو فروغ دینے والے رہنما پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسی قیادت امت کو اندرونی اور بیرونی مسائل سے نکال سکتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ:

"اے ایمان والو! اللہ کے لیے انصاف کی
گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جایا کرو۔ لوگوں کی
دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم

حلال چھوڑ دو۔ عدل کرو کہ یہ تقویٰ
کے زیادہ قریب ہے۔"

(القرآن)

معاشی مواقع کی فراہمی

حکومت کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کو ہر سطح پر معاشی مواقع فراہم کرے۔ ان کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرے اور جس سے غربت کا خاتمہ ہو سکے تاکہ شدت پسند گروہ مایوس لوگوں کو مالی امداد اور بہترین مستقبل کے وعدے کر کے انہیں شدت پسندانہ نظریات کا شکار نہ کریں بنائیں۔

مشترکہ اقتصادی تعاون اور دفاعی حکمت عملی

مشترکہ اقتصادی منصوبے مسلمانوں کو خود مختار اور مضبوط بنا سکتے ہیں۔ اگر مسلم ممالک آپس میں تجارتی تعلقات مضبوط کریں تو نہ صرف ان کی معیشت مستحکم ہوگی بلکہ ان کی عالمی حیثیت بھی درست رہے گی۔ اسی طرح اسلامی ممالک کو بیرونی حملہ خطرات سے بچانے کے لیے مشترکہ دفاعی حکمت عملی اپنانے کی ضرورت ہے ایک متحدہ دفاعی قوت دشمن کی ہر سازش کو ناکام بنا سکتی ہے۔

میڈیا اور سوشل میڈیا کا مثبت استعمال

اسلام کی حقیقی تعلیمات کو پیش کرنے کے لیے میڈیا اور سوشل میڈیا کا مؤثر انداز میں استعمال کیا جائے۔ اگر مسلم ممالک اپنے میڈیا کو یکجا کر کے ایک مشترکہ بیانیہ پیش کریں تو وہ اسلام کی حقیقت کو واضح طور پر دنیا کے سامنے لا سکتے ہیں۔

حاصل کلام:

امت مسلمہ کے اتحاد کے بغیر ترقی اور کامیابی کا حصول ممکن نہیں۔ قرآن و سنت کی تعلیمات پر عمل کر کے اور فرقہ واریت کو ختم کر کے امت کو دوبارہ ایک کیا جا سکتا ہے۔ امت کا اتحاد نہ صرف دین کی ضرورت ہے بلکہ دنیاوی کامیابی کے لیے بھی اہم ہے۔ اس کے لیے آپس میں اتفاق و اتحاد کی بے حد ضرورت ہے۔ اور محبت و شفقت سے امت مسلمہ کی متحدگی کے لیے کام کرنا چاہیے۔ اس سے نہ صرف امت مسلمہ کا مقام بلند ہوگا بلکہ پوری دنیا میں امن و سکون کا پیغام دیا جائے گا مسلم دنیا کی طرف سے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر 6

تعارف:

اسلام معاشرے کے مختلف طبقوں کو اپنے مذہبی اور بنیادی معاملات سنبھالنے کے لیے خود مختار عدالتی نظام فراہم کرتا ہے۔ یہ ہر برادری کو اپنے سول اور دیوانی مقدمات کا فیصلہ کرنے کے لیے اپنا عدالتی ادارہ رکھنے کے ساتھ ساتھ فریقین کو یہ بھی اجازت دیتا ہے کہ وہ اپنے معاملے کو حکومتی ٹریبونل یا مسلم عدلیہ کے پاس لے جاسکتے ہیں۔ منصفانہ اور مساویانہ انصاف کی فراہمی کے لیے اسلام نہ صرف طویل ترین اور پیچیدہ عدالتی نظام کو سادہ و مختصر بناتا ہے بلکہ شہادت کے ادارے کو یقینی بنانے کے لیے ضروری اقدامات بھی کرتا ہے مزید کسی کو انصاف فراہم کرنے کے لیے کوئی معاوضہ نہ لیا جائے بلکہ فوری انصاف فراہم کیا جائے۔

قرآن میں عدل کی اہمیت

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

"اے ایمان والو! اللہ کے لیے انصاف
کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جایا کرو۔
لوگوں کی دشمنی تم کو اس بات پر
آمادہ نہ کرے کہ تم عدل چھوڑ دو۔ عدل
کرو کہ یہ تقویٰ کے قریب ہے" (القرآن)

Day: ________ Date: ________

ارشادِ خداوندی ہے کہ:

"اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ
اور جان بوجھ کر سچی بات کو
نہ چھپاؤ۔"

(القرآن)

اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ:

"اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو شخص
اس کو چھپائے گا۔ یقیناً وہ گنہگار ہوگا۔"

(القرآن)

حدیث میں ملاوٹ کی اہمیت

حدیث میں آتا ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: